سوال

(270) مسافر کتنے میل سفر کا ارادہ ہو تو نماز قصر

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنے گاؤں سے دوسرے گاؤں کی جو اس میل کے فاصلہ پر ہے مہینے مین دو چار مرتبہ اپنی ضروریات کے لئے صبح جا کر شام کو آنا پڑتا ہے۔ یا بعض اوقات اسی گاؤں میں ٹھر جانا پروتا ہے۔ تو کیا اس گاؤں میں پہنچ کر نماز کو قصر کر سکتا ہے۔ یا جمع پڑھ سکتا ہے۔ اس خیال سے کہ وہ مسافر ہے کتنے میل سفر کا ارادہ ہو تو نماز قصر اور کن صورتوں میں نماز جمع پڑھ سکتے ہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بہ نیت نیک کر سکتا ہے۔ محض کھیل تماشے کے لئے نہیں۔ قصر فرض واجب نہیں۔ حسب ضرورت ہے سفر کی تعین نہیں آئی۔ عرف عام میں جتنی مسافت کو سفر کہتے ہیں وہی سفر ہے۔

شرفیہ

صحیح بخاری میں ہے۔

"باب فی کم یقصر الصلوة وسمی النبی صلی اللہ علیہ وسلم السفر یوما ولیلة وکان ابن عمر وابن عباس یقصوان فی اربعة برد و مضوستة عشر فرسخا انتہی ج 1 ص 147"

اور ایک دن رات کا سفر سولہ فرسخ ہو سکتا ہے۔ اور عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کے علاوہ قول بھی ان کا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مسافت 48 میل ہی صحیح ہے نو میل غلط ہے۔ ھذا واللہ اعلم۔

"قال النووي قال الجمهور لایجوز القصر الافی سفر یبلغ مرحلتین انتہی ص 42"

یعنی جمہور سلف و محدثین کا۔۔۔۔ مسلک اڑتالیس میل کے سفر پر قصر ہے۔ اس سے کم پر نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص458

محدث فتویٰ